(۴) بہت دعائیں کرو۔ مومن کا ہتھیار دعا ہی ہے۔
(۵) دل چاہے تو ہماری طرف خط بھی لکھتے رہو۔

(۶) فرمایا نماز میں۔ اللّٰھم صلی علی محمد بھی آتا ہے صلّ کے معنے ہیں خاص لخاص رحمتیں ہوں ذکر جمیل ہمیشہ ہوتا رہے۔ آپ کا شرف فضیلت خیر و برکت اور کامیابی کے نتائج دنیا میں قائم رہیں۔

لعنت کا لفظ اس صلوٰۃ کے مقابل پر ہے۔

اسلام میں پچاس جگہ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے بعض تو عوام کو میسر نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے صفا مروہ واستلام حجر اور بعض ہو سکتے ہیں۔

(۱) مثلاً نماز کے آخری التحیات میں (۲) دعا قنوت کے اخیر میں وصلی اللہ علی النبی (۳) پہلے التحیات میں بھی بعض محدثین نے مستحب قرار دیا ہے (۴) صلوٰہ جنازہ میں (۵) خطبہ عید۔ خطبہ جمعہ۔ خطبہ نکاح میں (۶) اذان سن چکنے کے بعد (۷) جب نماز کی تکبیر پڑھی جاوے (۸) دعاؤں کے ابتداء و آخر و وسط میں۔ (۹) مسجد میں داخل ہونیکے وقت بسم اللہ والصّلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ (۱۰) جب نبی کا ذکر آئے (۱۱) جب نیند سے اٹھے (۱۲) جب اکٹھے بیٹھے ہوں۔ اس وقت بھی کسی نہ کسی طرح نبی کریم صلعم کا ذکر کرکے درود بھیجنا چاہیئے۔ (۱۳) جب کوئی تفرقہ مٹے اس وقت بھی (۱۴) تبلیغ و وعظ کے وقت (۱۵) محتاج انسان حاجت کے وقت (۱۶) وضو سے فارغ ہو کر۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں۔ کہ درود کی بہت ہی عادت ڈالو۔ اس کا ادنیٰ فائدہ تو یہ ہے من صلّی علیّ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرًا جب ایکبار اخلاص کے ساتھ تم نبی کریم کے شرف و کامیابی و رحمت کاملہ کے نزول کی دعا کروگے تو خدا تعالےٰ دس بار تم پر ایسی رحمتیں بھیجیگا۔

خدا پر بھروسہ

فرمایا میرے بہت سے بچے فوت ہوئے۔ جو فوت ہوا۔ اسی یقین کے ساتھ ہم نے اُسے دفن کیا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا کریگا خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ عالم جوانی کے لڑکے فوت ہوتے رہے۔ بڑھاپے کے خدا نے اپنے فضل سے عطا کئے۔

تمدّن میں نقص

فرمایا ہمارے ملک کے تمدن میں ایک بڑا بھاری نقص ہے۔ کہ ایک ہی مکان میں باپ بیٹا۔ بلکہ پوتا معہ اپنی عورتوں بہنوں اور بھائیوں کے اکٹھے رہتے ہیں۔ اور میاں بیوی کو بے تکلفی کے واسطے خلوت میسّر نہیں ہوتی۔ اور عزیز واقربا کا ایک حجاب ہر وقت دلپر رہتا ہے۔ اور اس کا اثر آئندہ اولاد پر بہت بُرا ہوتا ہے۔ اولاد کمزور اور ضعیف القلب پیدا ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ شریعت کے حکم کے مطابق ہر ایک کا گھر جدا ہو۔

تکلیف سے خدا ہی بچاتا ہے

تجویز ہوئی کہ لاہور سے گاڑی پر شام کی گاڑی میں جائیں۔ اور رات بٹالہ ٹھہریں ایک دوست نے عرض کی۔ رات بٹالہ میں تکلیف ہوگی فرمایا اگر تکلیف مقدر ہے تو یہاں بھی ہو سکتی ہے آرام تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

ذریعہ وحدت

ذکر ہوا کہ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ نماز اُردو زبان میں پڑھی جائے۔ فرمایا کہ پھر پنجابی کہیں گے پنجابی زبان میں نماز ہو۔ اور پھر سیالکوٹی کہیں گے کہ سیالکوٹ کی پنجابی میں نماز پڑھی جائے اور اسطرح شہر شہر کی زبان جدا ہونے کے سبب یہ جو ایک بڑا ذریعہ وحدت اسلامی قوم میں ہے یہ بالکل اُٹھ جائیگا۔

تجارت

حضرت اقدس معہ خدّام مستری موسیٰ صاحب کے ہاں کھانا کھاکر انارکلی میں سے واپس تشریف لائے۔ تو راستہ میں حسب درخواست میاں چراغدین صاحب ان کی دوکان عزیز ہوس میں تشریف لے گئے۔ جہاں برادران میاں عبدالعزیز میاں محمد سعید کام کرتے ہیں۔ صاحبان دوکان کو مخاطب کرکے فرمایا۔ دوکان چلانے کے واسطے ہمت استقلال۔ دیانت۔ ہوشیاری۔ عاقبت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے۔ فرمایا لکھا ہے۔ کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار حرفہ سکھلایا ہے۔ یورپ نے بہت ترقی کی ہے۔ مگر ہنوز اس حد تک نوبت نہیں پہنچی فرمایا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تجارت میں ۱۹ حصہ منافع ہے۔ باقی ایک حصہ دیگر حرفوں میں ہے۔

فرمایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے تجارت کے واسطے مغربی ممالک میں جاؤ۔

فرقہ ملامتی

صوفیوں کے فرقہ ملامتی کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس فرقہ کے لوگ ایسے افعال اور حرکات بظاہر کرتے ہیں۔ جن سے بدنامی حاصل ہو۔ اس سے مراد اُن کی یہ ہوتی ہے کہ نفس لوگوں کی تعریف سے خوش ہو کر متکبر نہ ہو۔ بلکہ اس کو ایسی سزا ملے۔ کہ وہ نیچے کو گرے۔ اور ذلت کو اختیار کرے۔

فرمایا میں نے ایسے لوگ بہت دیکھے ہیں۔ بڑا بڑا مجاہدہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن بعض وقت سخت ابتلاؤں میں گر جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اس فرقہ کا ایک آدمی احمد نام ہمنے دیکھا تھا۔ جو کہ ضلع شاہ پور میں رہتا تھا۔ اُس نے بہت سے مجاہدات کئے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہم نے اس کی دعوت کی تو کہنے لگا کہ رنڈی کے ہاں سے کھانا پکوا دیجئے۔ اور اپنے پاس بٹھاکر کھلا دیئے۔ یہ شخص آخر ایک بڑے ابتلا میں گرفتار ہوا۔ ایک ڈاکٹر بنگالی بابو نام شاہ پور میں تھا۔ اس کے ساتھ جو کچھ مذہبی گفتگو ہوئی۔ تو اس نے احمد کو کہا۔ کہ ہمیں کچھ کرامت دکھاؤ۔ تب مان لیتے ہیں احمد نے ایسا کمال دکھایا کہ رات کے وقت بابو کو ایسا خوفناک نظارہ دکھائی دیا۔ کہ وہ چیخ اُٹھا اور توبہ کرکے مسلمان ہونے کو تیار تھا۔ مگر احمد اس کے سامنے آیا۔ تو اُسے کہا۔ شاید آپ ہماری بات بھول گئے۔ آپ نے ہمیں کچھ نہ دکھایا یہ بات اس نے شرارت سے کی احمد حیران ہوا۔ اور دوسری شب اس نے بہت ہی زور لگایا بابو نے بعض آدمیوں کے سامنے اس کا ذکر بھی کیا۔ مگر احمد کے سامنے پھر انکار کر دیا۔ ایسا ہی تیسری شب بھی ہوا۔ جس پر احمد بہت گھبرایا۔ اور اس کے خیال میں آیا کہ شاید اس کے پاس کوئی ایسا کمال ہے جو میرے تصرف سے بڑھکر ہے۔ اس واسطے اُس نے بابو کو کہا کہ آپ اپنا کمال دکھائیں۔ بابو نے اُسے شراب پلاکر ننگا کر کے نکیل ڈالکر بازار میں نچایا۔ جب اُسے ہوش آیا۔ اور

از اپنا حال معلوم ہوا۔ تو بہت شرمندہ ہو کر کہیں روپوش ہو گیا
ایک دفعہ میں نے (حضرت خلیفۃ المسیح نے) حضرت مرزا صاحب (مسیح موعود) سے دریافت کیا تھا۔ کہ ملامتی فرقہ کے متعلق حضور کا خیال کیا ہے؟ فرمایا۔ ہمارے فرقہ احمدیہ سے بڑھکر کون ہے جہاں بیعت کی سب اپنے بیگانے ہو گئے۔ اور سب ملامت کرنے لگے۔ اصل ملامتی فرقہ یہی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاطر دکھ اُٹھاتا ہے۔ تکلف کے ساتھ ملامتی بننے کے کیا معنے۔ جو سچے دل سے خدا کی طرف جھکتا ہے۔ وہ تو خود ہی ملامتی بن جاتا ہے۔ یہ طریق جو ان ملامتیوں نے اختیار کیا ہے یہ غلطی ہے

آریاؤں کا شکریہ

فرمایا۔ آریہ بھی اسلام کا کام کر رہے ہیں۔
جس قدر بت شکنی انہوں نے اس زمانہ میں کی ہے۔ ہمارے مولوی لوگ کہاں کر سکتے تھے۔ ان میں اتنی ہمت کہاں ہے۔ آریوں نے استیصال بت پرستی کا کیا۔ الہام الٰہی کے قایل ہیں۔ کتاب الٰہی کے وجود کے قایل ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی اور حضرت مسیح موعود مغفور

اہلحدیث کی تازہ اشاعت میں الحکم کے ان مضامین پر مختصر سا ریمارک نکلا ہے۔ جو مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی کے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں شائع شدہ مضمون مسیح اور مہدی کے متعلق لکھا جا رہا ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی اور ناکامی کی بحث آپڑی تو مولوی بٹالوی نے لکھا تھا۔ کہ وہ ناکام فوت ہوئے۔ اس پر میں نے یہ ظاہر کرنا چاہا ہے۔ کہ ناکام و نامراد کون رہا۔ بٹالوی یا مہدی۔ میں نے واقعات حقہ کی بنا پر ظاہر کیا ہے کہ بٹالوی کو پوری ناکامی ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ بامراد اور شاد کام اُٹھے اسی طریق پر جو مامورین کا ہوتا ہے۔ اگرچہ اس بحث میں امرتسری منکر کو قبل از مرگ واویلا کرنیکی ضرورت نہ تھی۔ مگر اسلئے بٹالوی نے ناکامی کے داغ کو مٹانیکے لئے اس بحث کو درمیان لانا چاہا ہے۔ کہ ثناء اللہ اور عبد الحکیم کیوں نہیں مرے اور اُن کے نہ مرنے کی وجہ سے معاذ اللہ حضرت ناکام ہیں۔

اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب یہ بتائیں کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد مسیلمہ کذاب کا زندہ رہنا اُن کے اصل مقصد میں کوئی روک تھا یا نہیں۔ اگر تھا تو۔ کیا اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناکامی ثابت ہوتی ہے؟ ایسا خیال کرنیوالا بھی میرے نزدیک تو کافر ہے اور سخت پاجی ہے۔ اسلئے کہ آنحضرت صلعم کی کامیابی کا مدار اس پر نہیں تھا۔ اسی طرح پر حضرت مسیح موعود مغفور کی کامیابی میں کسی منکر اور مکذب کا مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ رہنا روک نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر روک ہو تو ثابت یہ کرنا چاہیئے۔ کہ کیا آپ کے بعد سلسلہ کی ترقی ہوئی یا نہیں؟ اور کسی منکر کی زندگی دوسروں کے لیئے موجب روک ہوئی یا نہیں؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ترقی ہوئی۔ اور کسی کی سن درازی موجب روک نہیں تو پھر یہ اعتراض سراسر لغو اور فضول ہے۔ کیونکہ بقول مولوی ثناء اللہ اصل مقصود ہدایت خلق اللہ ہے۔ پھر وہ ہو رہی ہے یا نہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے اعتراضات سے کیا فائدہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب پہلے اس امر کا فیصلہ کریں (اگر انہیں شوق ہے) کہ بٹالوی کے جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بٹالوی نامرادی کی دلیل ہے یا نہیں۔ اسکے بعد اس کی اپنی زندگی کے سوال کا بھی فیصلہ ہو جائیگا۔ کہ وہ ہمارے سلسلہ کی راہ میں روک ہے یا باغ احمدؐ کے لیئے وہ کھاد ہے؟

ریویو

ذوالفقار علی

یہ ایک نیا رسالہ ہے۔ جو میرے مکرم بھائی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق کے پر زور قلم کا نتیجہ ہے۔ میر قاسم علی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دیانندی زہریلے سانپ کی کچلیاں توڑنے کے لئے خاص قابلیت اور قوت عطا کی ہے۔ یہ رسالہ غلام حیدر مرتد مختون آریہ (نمبر ۲) حال سیتہ دیو کے ٹریکٹ نعرۂ حیدری کا دنداں شکن جواب ہے اور میر صاحب نے جس قابلیت کے ساتھ اسے لکھا ہے وہ انہیں کا حق ہے۔ نعرۂ شاہی جن لوگوں نے پڑھی ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ دشمن کے ہی مسلمات سے جواب دینے کا خاص مذاق میر صاحب کو ہے۔ اس رسالہ کے لاجواب ہونے کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ اس کا جواب دینے پر تین سو روپیہ کا انعام ہے۔ اس قسم کے رسالے کثرت سے شایع ہونے ضروری ہیں اس لئے میر صاحب نے باوجودیکہ رسالہ مذکور ۴ جزو کا ہے اسکی قیمت صرف ۲ر رکھی ہے اور مفت تقسیم کرنیوالوں کے لئے سو جلدوں کی قیمت دس روپیہ مقرر کی ہے۔ صرف ایکہزار کاپی چھاپی گئی ہے اگر دس صاحب کرم اور صاحب جمعیت ہمت کریں تو اس کی ایک ہزار جلدیں ناگری میں شایع ہو سکتی ہیں سید میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی کے پتہ سے منگواؤ۔

قدیم ہندوستان کی تہذیب

یہ کتاب ترجمہ ہے ہندوستان کے مشہور فاضل مسٹر آر۔ سی۔ دت کی تاریخ سویلزیشن آف اینشینٹ انڈیا کا۔ اصل کتاب بوجہ اسکے قابل اور مشہور مصنف کے نہایت معتبر اور قابل قدر سمجھی گئی ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ فاضل مصنف نے واقعات کو اصلی رنگ میں جمع کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا اور اسکے مترجم مولوی۔ اے۔ ولایت احمد صاحب نے پوری قابلیت کیساتھ اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو بلحاظ زبان کی سلاست اور ادبی خوبیوں کے قابل قدر ہے اور نہایت عمدہ کاغذ پر خوش خط چھاپا گیا ہے میں اس کتاب کے لئے سپارش کرتا ہوں کہ وہ لوگ جو مذہبی دلچسپی رکھتے ہیں اور وہ آریا قوم کے حالات تہذیب سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اسے ضرور پڑھیں۔ چونکہ یہ کتاب اول ہے اور کتاب دوم کی اشاعت اس کی قدر دانی پر موقوف ہے اسلئے ضرورت ہے قدر شناس بزرگوں کی جو مترجم کی حوصلہ افزائی کریں مجھے کتاب کی قیمت نہیں معلوم ہو سکی تاہم منگوانیکے لئے مولوی محمد فدا علی خانصاحب سکرٹری ٹرانسلیٹنگ کمیٹی گھاٹ دروازہ کابلی دروازہ لاہور سے مل سکتی ہے۔

انگلستان میں اسلام

اس عنوان سے ذیل میں ایک انگریز نو مسلم کے ایک مضمون کو شایع کیا جاتا ہے۔ جو اُس نے روزانہ پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے۔ مضمون زیر اشاعت میں۔ انگلستان میں مسلمانوں کی ایک خیال کے اجرا کی تجویز کی ہے اور ایڈیٹر پیسہ اخبار اس ضرورت میں اس کے ساتھ متفق ہے میری دانست میں نہ صرف ایڈیٹر پیسہ اخبار بلکہ تمام سمجھدار مسلمان اس ضرورت کو تسلیم کریں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ انگلستان سے جو اخبار جاری کیا جاوے وہ کس قسم کا اخبار ہونا چاہیئے؟ کیا صرف ایسا اخبار جو مسلمانوں کی سیاسی ضرورتوں کی تبلیغ و اشاعت کرے۔ اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے؟ میری سمجھ میں اگر انگلستان میں کسی ایسی ہی اخبار کی ضرورت سمجھی گئی۔ اور کچھ تعجب نہیں کہ ایسا ہی کیا جاوے تو سخت غلطی ہوگی۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملکی حقوق کی حفاظت کریں اور وہ حفاظت ایسے رنگ میں ہو کہ دوسروں کو کسی قسم کا بھی گزند پہنچائے بغیر حاصل ہو سکے۔ لیکن اگر مسلمان دنیا کے تمام علوم کے بھی ماہر ہو جائیں اور زمین اپنے خزائن اُگل کر اُن کے پاؤں پر رکھدے لیکن وہ اسلام سے ناواقف اور محض بے خبر اور اس پر بے عمل ہوں تو یہ سب کچھ ہیچ ہے اسلئے مسلمانوں کی دنیوی بہتری کی جسقدر تدابیر بھی کی جاتی ہیں وہ بجائے خود نہایت مبارک اور نہایت ضروری۔ اور دور اندیشی پر مبنی ہیں۔ مگر وہ اسلام سے الگ کر کے قابل تعریف نہیں۔

پس اس میں کوئی کلام نہیں کہ انگلستان میں ایک اخبار کے اجرا کی ضرورت ہے۔ اور وہ اخبار بیشک ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی طرف شایع کیا جائے لیکن وہ صرف پولیٹیکل پرچہ نہ ہو بلکہ اس کے ذریعہ اشاعت اسلام کی جاوے۔ اور انگلستان ایسے ملک کے باشندوں کو اسلام کے حقایق سے آگاہ کیا جاوے وہ لوگ مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور عیسائیت جیسے مذہب کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کر ڈالتے ہیں ایسی حالت میں اگر اسلام کے محاسن اور خوبیاں ان کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی جاوے اور اسلام کو معقول اور فطرتی مذہب کی حیثیت سے پیش کیا جاوے تو بہت کچھ امید خدا کے فضل سے ہو سکتی ہے

میں ان تمام مسلمانوں کو جو اپنے دل میں وسعت حوصلہ کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اسلامی اور فروعی اختلافات کے تعصب اور چکر میں محدود نہیں ہیں۔ اس امر کیطرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قادیان کے ماہواری

رسالہ ریویو آف ریلیجنز

کو وہ پڑھیں اور نہ صرف ایک آدھ نمبر پڑھ کر کوئی رائے قایم کریں۔ بلکہ کم از کم ایک سال کے رسالوں کو پڑھیں تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ اس رسالہ کے ذریعہ اسلام کی کیسی عظیم الشان خدمت کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور اب تک اس رسالہ کے ذریعہ کہانتک کام ہوا ہے ایسا رسالہ اگر ایک وسیع پیمانے پر انگلستان میں شایع کیا جاوے تو وہ مذہبی حیثیت سے نہایت مفید اور موثر ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی توقع ہے۔ مگر صرف یہ تعصب اور عداوت کہ قادیان سے نکلتا ہے مسلمانوں کو ماں ازاد خیال مسلمانوں کو بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرنے دیتی۔ اسلام کا یہ مفید خادم حق رکھتا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں وہ مفت تقسیم کیا جاوے اور اس کے بعض مضامین چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر ہر یوروپین کے ہاتھ میں دیئے جائیں مگر یہ باتیں وقت اور صرف زر چاہتی ہیں۔ خدا کرے مسلمان محسوس کریں۔ میں اب ذیل میں اس انگریز نو مسلم کا مضمون چھاپ دیتا ہوں۔ ایڈیٹر

بہت سے مجلسی۔ مذہبی۔ اور حرفتی سوالات غور طلب ہیں۔ مسلمان اب ان بلندیوں پر چڑھ رہے ہیں جو ترقی کے راستہ میں اوپر کی طرف جاتی ہیں۔ اور میں نہیں چاہتا کہ ان کی توجہ کو پلٹوں اور اثنائے سفر میں انہیں روکوں۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ انہیں اس سنہ میں زیادہ زیادہ بڑھتا ہوا دیکھوں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ سلسلہ پیش قدمی میں ایک مقام سے دوسرے مقام تک اور ایک بازو سے دوسرے بازو تک ایک شگاف بھی نظر آئے۔ اس لئے میں برادران حلقہ اسلام سے صرف ایک سوال دریافت کرتا ہوں جس میں بہت سے دوسرے سوالات شامل ہیں اور جو ایسا سوال ہے جس سے میں گہری دلچسپی رکھتا ہوں۔ اور جس کا میں جواب چاہتا ہوں۔ وہ سوال اگرچہ مختصر ہے۔ مگر بہت ضروری ہے وہ یہ ہے:

اسلام کی انگلستان میں کیا حالت ہے

کیا برٹش سلطنت کے دیگر حصص کے باشندوں نے یا دیگر حصص عالم کے مسلمانوں نے اس سوال پر بھی غور کیا ہے اگر کیا ہے تو میں اس معاملے میں ان کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

کچھ عرصہ ہوا کہ انگلستان میں اسلام شاداب اور اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ پھیلتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ مگر اس وقت کیا حال ہے؟ کیا موسم بہار گذر گیا؟ کیا خزاں کا جھونکا آپہونچا۔ اب سے پہلے کرنا گونجتا تھا مگر اب بے آواز خاموشیوں کی بلا شرکت غیری حکومت ہے۔ کیا دین کا علم بلند کرنے اور اپنے مذہب کی کتاب کا صور پھونکنے کے لئے کچھ نہیں کیا جا سکتا؟ کیا یہ وقت نہیں ہے۔ کہ ہم برطانیہ میں اسلام کی حالت پر غور کر رہے اور وہاں اُسے مضبوط و مستحکم بنیاد پر قایم کرنیکی کوشش کر رہے ہوتے؟ بہت سے دیگر مذاہب کام کر رہے ہیں۔ ان سب کے انگلستان میں ہیڈ کوارٹر ہیں۔ ان سب کا ایک نظام ہے صرف ہم ہی اپنے راستہ پر لاپرواہی کے ساتھ چلتے معلوم ہوتے ہیں نہ اس لئے کہ ہمارے پاس متحد ہونے اور کسی باقاعدہ تحریک کے چلانے کے لئے کافی آدمی نہیں ہیں بلکہ بظاہر دوسرے حالات ہمیں زیادہ پریشان رکھتے ہیں۔ یا یہ کہ ہم لاپرواہ ہو گئے ہیں۔ اس قسم کی ایک باقاعدہ جماعت قایم کرنے میں مجھے بہت ہی کم مشکل نظر آتی ہے۔ یعنی ایک جماعت کے جو اسلام کو انگلستان میں عمدہ بنیاد پر قایم کردے۔ قایم کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی بشرطیکہ درحقیقت مسلمان اس معاملہ میں دل سے کوشش

کریں۔ اور امداد باہمی کے لئے آمادہ ہوں۔ اگر اس معاملہ کو کماحقہٗ طور پر چھیڑا جائے۔ تو اس کے متعلق ہیں ہر ایک ایسوسی ایشن اور ہر ایک اسلامی اخبار کو تجاویز بتانے کے لئے تیار رہوں۔ ذرا سنئے کچھ عرصہ ہُوا کہ جب ہندوستان میں وہ عظیم الشان تحریک شروع ہوئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گورنمنٹ نے وہ قانون پاس کیا جس سے باشندگان ہند کو ملک کی قانون سازی میں حصّہ مل گیا۔ اس وقت جزائر برطانیہ کے باشندوں کے اکثر حصّہ کو مسلمانوں کے مقاصد سے بالکل لاعلمی تھی۔ کیوں؟ محض اسلئے کہ کوئی مسلم ارگن نہ تھا۔ برطانیہ میں اسوقت الشیوع پرچہ یا اخبار نہیں نکلتا تھا۔ جو ان کی راؤں کو مشتہر کرتا۔ اُنہوں نے اپنی راؤں کے مشتہر کرنیکے بہترین ذریعہ (اخبار) کی جانب سے لاپرواہی کی نتیجہ یہ ہوا کہ برٹش وزراء کے روبرو مسلمانوں کا معاملہ پیش کرنیکے لئے بہت سا کام کرنا پڑا۔ اور وہ بھی تحریک کے آخری درجوں میں اس کام کو آل انڈیا مسلم لیگ نے انگلستان و ہندوستان میں ہز ہائینس سر آغا خاں اور رائٹ آنریبل سیّد امیر علی وغیرہ کی رہنمایانہ قوت کے ماتحت نہایت قابل تعریف طریقہ سے چلایا۔ یہ لوگ اپنے کام کے لئے تمام تر اعزاز کے مستحق ہیں۔ لیکن اگر مسلمان خود اپنا کوئی آرگن (اخبار) رکھتے ہوتے۔ جس کی اس ملک میں اشاعت ہوتی۔ تو وہ ان کی خواہشوں اور انکی مذہبی۔ سیاسی۔ اور مجلسی اصول کی توثیق و تائید کے لئے وقف ہوتا۔ اور ان کے قابل ترین فرزند اس کی امداد کرتے۔ ایسی حالت میں ان کے معاملہ اوران کے درجہ کے ساتھ زیادہ اچھی طرح اور زیادہ وسعت کے ساتھ واقفیت ہوجاتی۔ اور آخر مراحل میں شرکائے جنگ کو کم محنت اور کم فکر برداشت اور محسوس کرنی پڑتی اس لئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ایسا پرچہ اب جاری ہونا چاہیئے؟ کیا اسی قسم کے مقصد کے لئے اب کسی ایسے پرچہ کی ضرورت ہے جو انگریزی میں چھپتا اور انگلستان میں شایع ہوتا ہو؟ میری رائے تو یہی ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر اسلام انگلستان میں مرتب و باقاعدہ صورت اختیار کرے اور قابل اطمینان طریقہ سے ایک سوسائٹی کی شکل میں منعقد ہو جائے تو ایسا پرچہ علمی اہمیت رکھیگا حضرات اس بارہ میں آپکا کیا خیال ہے۔ برادران آپ کی کیا رائے ہے۔ (یحیی النصر پارکنز۔

ڈللینڈ اسٹریٹ بالفاسٹ)

حضرت امیرالمومنین کے ملفوظات

فرمایا جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا میں خصوصًا عرب میں نبی کریم صلّعم کی طفیل کس قدر سلامتیاں پھیلیں۔ تو بے اختیار اُن کے لئے سلامتی کی دعا کرنیکو ابال اٹھتا ہے۔ اور منہ سے نکلتا ہے السّلام علیک ایھا النبیّ و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہٗ

آٹھ دفعہ شراب پی جاتی تھی۔ اس کی بجائے آٹھ نمازیں ہوگئیں۔ پتھر معبود تھے۔ ان کی بجائے حیّ و قیوّم قادرِ توانا۔ علیم و حکیم خدا سے رشتۂ عبودیت جوڑ دیا گیا۔ ان بتوں کی نسبت عجیب عجیب حکایات ہیں منجملہ ان کے یہ کہ:۔

ایک دفعہ بت پرست سفر پر تھے۔ پتھر کے بت تو اُٹھا نہ سکتے تھے۔ آٹے کے بت بنا لئے تا اُٹھانیمیں سہولیت ہو۔ مگر اتفاقًا ایسا ہوا کہ کھانے کے لئے آٹا نہ رہا سخت بھوک لگی۔ تو یہ تجویز کی کہ فی الحال ان بتوں کو توڑ کر کھا لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ گویا یہ تو ان کے خدا تھے۔ شراب نوشی کا یہ عالم تھا کہ گھر گھر میں شراب کھینچی جاتی۔ اور یہ ایسی ام الخبائث ہے کہ آدمی متوالا ہوکر ماں اور بہن اور لڑکی کو نہیں پہچانتا۔

پھر شرک جو تفرقہ قومی اور بزدلی کی جڑ ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل یہ سب برائیاں دور ہوگئیں اور ان کی بجائے کئی خوبیاں اس قوم میں آگئی جزا و سزا کے مسئلے پر ایمان لائے۔ ماں باپ کی تعظیم سکھائی۔ لین دین کے معاملات میں راستبازی پیدا کی پر دیسیوں کے حقوق بتائے۔ غلاموں پر رحم کرنا سکھایا۔ عورتوں کے حقوق قایم کیئے کہ ولھنّ مثل الّذی علیھن بالمعروف کی تعلیم دی۔

ان تمام مہربانیوں کا تصور کرکے مومن یہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی تو میرے پیارے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمایو۔ اپنی برکات نازل کیجیو۔ برکہ کہتے ہیں حوض کو جس میں ارد گرد کا پانی جمع ہو جائے گویا دعا کی کہ تمام سعید روحیں اس دین اسلام میں شامل ہوں۔ رسول اکرم کے جھنڈے کے نیچے آجائیں۔ پھر ہم بھی دین کے لئے سلامت رہیں۔ اس کے نواب و خلفاء پر خاص سلامتی ہو۔ فرمایا التحیّات للہ والصّلوات و طیّبات کو خلاصہ اشھد ان لاالٰہ الاّ اللہ میں دُہرایا۔ اور خود نبی کریم کی سلامتی اور اس کی رسالت کی گواہی دی۔

فرمایا جو لوگ توجّہ سے قرآن پڑھتے ہیں ان کو بعض اوقات ایک بادل نظر آتا ہے۔ شریعت کی زبان میں اسے سکینہ کہتے ہیں۔ ملائکہ کے نزول کا نشان ایک بادل ہے پھر اس سے بڑھکر بارش ہ ھل ینظرون الاان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملٰئکۃ اور ینزل علیکم من السّماء ماء لیطھرکم یہ ہیں بتا دیا ہے کہ وہی ابر باراں مسلمانوں کی فتح اور کفار کے عذاب کا موجب ہوا۔ جیسا ان جنگ میں سپاہیوں کو اونگھ آنا۔ کامیابی کی علامت ہے۔ اور بارش کیساتھ ملائکہ کا نزول ہوا۔ جس سے اُن کے قدم بظاہر ریت میں جم گئے۔ باطن میں استقلال حاصل ہوگیا۔

(۲) فرمایا ذالکم فذوقوہ کے ساتھ و انّ للکفرین عذاب النار۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ جنگ کا عذاب تو سب کو سہنا پڑیگا۔ مگر چونکہ کچھ مسلمان بھی ہو جائیں گے۔ اس لئے فرمایا جو کفر کرنے والے ہیں ان کو عذاب نار بھی ملیگا۔

ایک رخصت ہوکر باہر جانیوالے نوجوان کو فرمایا کامیابی کا گُر یہ ہے کہ اللہ پر ہر حال میں بھروسہ رکھو۔

(۲) جن کو اللہ نے تمہیر حاکم کیا ہے۔ اس کی خلوص کے ساتھ پوری پوری فرمانبرداری کرو۔

(۳) اپنا کام دیانت۔ امانت۔ ہوشیاری سے کرو

قریباً یورپ کے ہر ملک میں مساجدیں تیار ہو گئی ہیں - جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان ممالک میں نہ صرف ایک دو آدمی بلکہ جماعتوں کی جماعتیں رہتی ہیں ۔ اور وہ اپنے مذہبی معاملات میں دلچسپی رکھنے والی ہیں ۔ کیونکہ اگر وہ اس قدر ناواقف ہوتیں تو ہزاروں اور لاکھوں کے خرچ سے مساجد کیوں تیار کی جاتیں خود انگلینڈ میں لیورپول میں ایک عظیم الشان مسجد ہے اور قرآن شریف تو اسقدر کثرت سے مسلمانوں کو یاد ہے کہ جو لوگ مغز اسلام سے ناواقف ہیں وہ بھی قرآن شریف کی کچھ نہ کچھ عبارت یاد رکھتے ہیں ۔ تو ایسی صورت میں جبکہ مسلمان ہر ایک علاقہ میں اور ملک کے ہر گوشہ میں موجود ہیں ۔ پھر قرآن شریف کی آیات کے متعلق تحقیقات کرنے میں کیا مشکلات پیش آسکتی ہیں -

۴ - یہ مشکل ہوتی ہے کہ وہ مذہب تو مشہور ہو اور اس کے پیرو بھی بہت کثرت سے ہوں مگر وہ کتاب جس کی طرف وہ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہوں قریباً معدوم ہو ۔ اور اس کا ملنا بہت دشوار ہو اور وقت طلب ہو ۔ اور بہت کچھ عرق ریزی کرنیکے بعد اس کا پتہ مل سکتا ہو ۔ تو اس صورت میں سُنی سنائی بات پر بھی انسان کچھ لکھ سکتا ہے ۔ اور اس کو حوالہ کے طور پر استعمال کر سکتا ہے گو کہ یہ حوالہ اسوقت تک قابل اعتبار نہ ہوگا ۔ جب تک کہ اس کی نسبت کوشش کر کے اس کی سچائی دریافت نہ کر لی جائے جیسے کہ وید ہیں ۔ کہ خود بڑے بڑے عالم ہندوں تک نے اُن کو پڑھنا تو الگ دیکھا تک بھی نہیں ۔ یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ خود پنڈت دیانند صاحب نے سنسکرت میں چاروں وید نہیں پڑھے تھے ۔ واللہ اعلم بالصواب پس اگر کوئی وید کا حوالہ دینا چاہے تو وہ بھی سنسکرت میں اور اس کے راستہ میں بہت سی مشکلات ہوں تو مجبوراً اسے دوسرے لوگوں کی تحقیقات پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا ۔ مگر قرآن شریف کی نسبت تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا ۔ کیونکہ اس کے لاکھوں کروڑوں نسخے ہیں موجود ہیں ۔

اور خود یورپ میں کئی دفعہ چھپ چکا ہے ۔

۳ - یہ ہو سکتا ہے کہ ایک کتاب ہے بھی عام اور اس کے پیرو بھی کثرت سے ہیں ۔ مگر اس کے نسخوں میں بڑا اختلاف ہے ۔ اور ایک نسخہ دوسرے نسخے سے نہیں ملتا ۔ تو اس صورت میں یہ عذر کیا جا سکتا ہے کہ ہمنے ایک اور نسخہ سے حوالہ دیا ہے ۔ مگر قرآن شریف کے متعلق یہ عذر بھی قابل سماعت نہیں کیونکہ اسکے لاکھوں کروڑوں نسخوں میں ایک لفظ کا بھی فرق نہیں پایا جا سکتا ۔ اور کسی کی طاقت نہیں کہ اس کے بیشمار نسخوں میں اختلاف دکھا سکے ۔

۴ - یہ ہو سکتا ہے کہ ایک کتاب ایسی زبان میں ہے کہ اس کے بولنے والے اور سمجھنے والے اب مل نہیں سکتے اور اگر ملتے بھی ہیں تو وہ بھی مثل عنقا مثلاً آئس لینڈ کی پرانی زبانیں یا فنلینڈ کا پرانا لٹریچر یا قبطیوں کی بہت پرانی زبانوں کی تحریرات ان کے حوالجات میں اگر کوئی غلطی ہو تو قابل معافی ہو مگر قرآن شریف جس زبان میں ہے اس کے بولنے والے اسوقت کروڑوں کی تعداد میں مل سکتے ہیں اور ہر ایک ملک میں مل سکتے ہیں ۔ اور جو بتا سکتے ہیں کہ یہ قرآن شریف کی عبارت ہے اور یہ کسی اور کتاب کی سو اس موقعہ پر یہ عذر بھی نہیں ہو سکتا کہ راقم مضمون کے لئے اس زبان کی تحقیقات میں بھی بڑی بڑی مشکلات تھیں ۔

۵ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی کتاب ایسے زمانہ میں لکھی جائے کہ اس وقت امن نہ ہو یا خط و کتابت کے ذرائع میں دقتیں ہوں یا سفر میں مشکلات ہوں یا ان قوموں کے آپس میں تعلقات نہ ہوں ۔ مگر یہ سب باتیں آجکل نہیں ہیں امن ایسا ہے کہ کبھی نہ ہوا تھا ۔ خط و کتابت کے ذرائع ایسے ہیں ۔ کہ ایک آنہ کے لفافہ میں ہزاروں کوس سے مشورہ طلب ہو سکتا ہے ۔ سفر میں وہ سہولتیں ہیں ۔ کہ مہینوں کا راستہ گھنٹوں میں طے ہوتا ہے ۔ خود مسیحی گورنمنٹوں کے ماتحت مسلمان بستے ہیں ۔ جس سے تعلقات کا پتہ خوب لگ سکتا ہے !

پس کوئی صورت بھی ایسی نہیں کہ جس میں اس عالم مورخ کو معذور قرار دیا جا سکے ۔ مسلمان اس جگہ موجود ہیں ۔ قرآن شریف کی لاکھوں کاپیاں موجود ہیں ۔ اور خود یورپ میں چھپ چکی ہیں ۔ پھر اس کے نسخوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ پھر یہ کسی ایسی زبان میں نہیں ہے جو اس زمانہ میں بولی نہ جاتی ہو ۔ اور جسکے جاننے والے مشکل سے دستیاب ہوتے ہوں ۔ پھر یہ تاریخ ایسے زمانہ میں نہیں لکھی گئی کہ جو تحقیقات میں مشکلات پیدا کرتا ہو ۔ نہ یہ جہالت کے زمانہ میں لکھی گئی ہے ۔ پس سوائے اس کے اور کچھ وجہ نہیں معلوم ہوتی ۔ کہ مذہبی تعصب کے جوش میں قرآن شریف کا سقم بتانیکے لئے جو عبارت سامنے آئی ۔ اسی کو اس کی طرف منسوب کر دیا ۔

دوسری بات جو اس حوالہ سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے ۔ کہ راقم مضمون عربی زبان سے محض ناواقف ہیں ۔ کیونکہ جو عبارت آپ نے نقل کی ہے ۔ اس کا مطلب بھی کچھ نہیں بنتا ۔ جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں ان الحیا میں اسم انّ تو ہے اور اس کی خبر ہے ہی نہیں[1] ۔ جس سے کچھ معانی معلوم ہو سکیں اور کہیں کی اینٹ کہیں کے روڑے سے یہ عجیب عمارت بنا کر آپ نے کھڑی کر دی ہے اور اگر اس عبارت میں ایک ایسے شاعر کا مصرعہ نہ ہوتا ۔ جو کہ رسول اللہ کے خدام میں سے آپ کی کئی سو سال بعد ہوا ہے ۔ اور عربی کی ناواقفیت کی وجہ سے کہیں کی عبارت کہیں نہ ملائی ہوئی ہوتی ۔ تو کوئی تعجب نہیں کہ کچھ مدت کے بعد مسیحی پادری اور آریہ بھائی شور مچا دیتے کہ دیکھو قرآن شریف میں تحریف ہو چکی ہے جیسے کہ ایک پرانے نسخہ سے ثابت ہوتا ہے ۔ مگر لا یفلح الساحر حیث اتیٰ

[1] چونکہ دوسری سطر پڑھی نہیں جاتی اسلئے پہلی سطر سے ہی اندازہ کیا جاتا ہے جو اصل کتاب میں انّ کی خبر ہے وہ اس جگہ درج نہیں ہے ۔

جو کچھ میں نے لکھا ہے اس سے عقلمند لوگوں پر یہ کھل ہی گیا ہوگا۔ کہ اسلام کے متعلق جو کچھ اس تاریخ پر لکھا گیا ہے وہ کہاں تک قابل اعتبار ہے۔ مگر باوجود اس کے عالم مورخ اپنے اس مضمون میں لکھتا ہے کہ قرآن شریف کی عبارت (نعوذ باللہ) بالکل بے جوڑ ہے۔ اور اس کا کوئی مطلب نہیں نکل سکتا اور لکھتا ہے "تفاخرانہ" الفاظ اور ڈرانے والی باتیں اور وہ کثرت سے آنیوالے بیوقوفانہ فقرات جنکا حقیقتاً کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور نظم خیال کئے جاتے ہیں" آگے چلکر لکھتا ہے۔ "لیکن اگر ہم اپنی رائے دیں (قرآن شریف کے متعلق) تو ہم کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ عربی کی مشہور پرانی کتب میں سے ہمیں کوئی ایسی کتاب معلوم نہیں۔ جو کہ مذاق سلیم اور حقیقت سے ایسی خالی ہو اور ایسی حد سے زیادہ بات کو لمبا کرنیوالی اور تھکا دینے والی ہو۔ جیسے کہ قرآن (ترجمہ انگریزی) (نعوذ باللہ من ذٰلک) جس سے راقم مضمون کی علمیت اور بے تعصبی پر اور بھی روشنی پڑتی ہے۔ بیشک ہم مانتے ہیں کہ وہ قرآن جس میں سے آپ نے مذکورہ بالا عبارت نقل کی ہے ایسا ہی ہوگا۔ لیکن ہم جس قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں وہ یہ ہے کہ جو حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر خدائے وحدہٗ لاشریک کی طرف سے اترا ہے کہ جس کے مقابلہ میں کسی کی طاقت نہیں ہوئی۔ کہ آجتک ایک آیت ہی پیش کرسکے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ اس تحقیقات اور اس عربی دانی پر آپ کو اتنے بڑے دعویٰ کی جرأت کس طرح ہوئی۔

میرے خیال میں کل مسلمانوں کو اخبار ٹائمز کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ اس عظیم الشان غلطی کا ازالہ کرے۔ کیونکہ علاوہ اس کے کہ یہ تحریر جنون مسلمانوں کا دل دکھانیوالی بات ہے۔ خلاف واقعہ بھی ہے"

علماء اسلام کی توجہ کے قابل

علماء اسلام کو اپنے اندرونی جھگڑوں اور ذاتی مناقشوں سے ہی فرصت نہیں۔ جو وہ ان امور کی طرف توجہ کرسکیں جو مختلف صورتوں میں اسلام کے لئے مضر اور اہل اسلام کو نقصان پہونچانیوالے ہیں۔ حال میں ایک مقدمہ کا فیصلہ اخبارات میں شایع ہوا ہے۔ کہ ایک مسلمان عورت نے عیسائی مذہب قبول کرلیا۔ تو شوہر کے حقوق زایل ہوگئے۔ یہ مقدمہ شروع میں علیگڈھ کے منصف کے اجلاس میں حقوق زن و شوہر کے متعلق پیش ہوا تھا۔ عدالت نے مدعی کا دعویٰ خارج کردیا۔ اور آخر ہائی کورٹ تک یہ فیصلہ بحال رہا۔

اس قسم کے مقدمات آئے دن کہیں نہ کہیں ہوجاتے ہیں۔ اور اس سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ میں دینی فتویٰ دینے کا حق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ کام علماء اسلام کا ہے۔ انہیں اسکے نتایج پر غور کرنا چاہیئے۔ جبکہ عیسائی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ تو پھر اگر ایک عورت شرارتاً عیسائی مذہب اختیار کرتی ہے۔ تو وہ رشتہ زوجیت سے کیونکر نکل سکتی ہے؟ یہ سوال ہے کہ جس پر غور کرنا اور صحیح اجتہاد کرنا علماء اسلام کا کام ہے۔ وہ اس کے متعلق اپنی آواز اٹھائیں۔ مسٹر امیر علی بالقابہ نے قانون اسلام میں ایک جملہ یہ بھی تحریر فرمایا۔ کہ اگر کوئی عورت کوئی مذہب اپنی دینی بہتری کے لئے عیسائیت وغیرہ قبول کرے تو شادی کا حق زایل نہیں ہوتا۔

اس قسم کی تحریرات کے باوجود بھی ہائی کورٹ نے اس فیصلہ کو پنجاب چیف کورٹ کے ایک فیصلہ کی نظیر پر خارج کردیا ہے۔ اگر علمائے اسلام توجہ نہ کریں گے۔ اور اس کے متعلق وہ صحیح فتویٰ پیش نہ کرینگے تو یہ نظیر آئندہ سخت نقصان رساں ہے۔ خدا کے لئے اے علمائے اسلام اپنی ذاتی کاوشوں کو چھوڑ دو اور ان باتوں کی فکر کرو۔ جو مسلمانوں کو نقصان پہونچانیکے لئے مختلف طریقوں سے اختیار کی جا رہی ہیں۔ اس مضمون پر کھول کر لکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام ہے علمائے اسلام کا۔ بہتر صورت سردست یہ ہوسکتی ہے کہ ایک استفتا طیار کیا جاوے اور اس پر اسلام کے مختلف فرقوں کے علماء اور مجتہدین کے دستخط ہوں۔ اور اسے ایک میموریل کے ذریعہ گورنمنٹ میں پیش کیا جاوے۔ مسلمان اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اس سوال کو اپنے اخبارات میں چھیڑیں۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰحضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی طبیعت پھر کیقدر ناساز رہی۔ مگر بایں آپ اپنے کام خدمت دین و تلقین مسلمین میں معروف رہے۔ درس برابر جاری رہا۔ اور نمازوں میں اقامت اور دیگر کام۔ مریضوں کا علاج۔ مہمانوں سے ملاقات۔ وغیرہ جمیع مشاغل اسی طرح پر ادا کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ آپ کا ناصر ہو (آمین)

۲۔ صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ الاحد کے بچہ کا انتقال ہوگیا۔ حضرت مسیح موعود مغفور کے قدموں میں جگہ پائی۔ حضرت مسیح موعود کے اہلبیت نے صبر۔ اور رضا بالقضا کا پورا نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرما دے۔

۳۔ دو یوروپین نومسلم عبدالسلام ہارلٹسن۔ اور عبداللہ سمتھ ۱۹۔ اگست سے آئے ہوئے ہیں۔ آج مسجد اقصیٰ میں حاجی عبدالسلام ہارلٹسن کا لیکچر انگریزی میں ہوا۔ خواجہ صاحب نے ترجمہ سنایا۔

۴۔ نواب صاحب قبلہ ۱۹۔ اگست کو مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو (آمین)

انتیسواں پارہ

ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں ۲۹ واں پارہ الحمدللہ شایع ہوگیا۔ چونکہ اس کے طبع کا انتظام لاہور میں کرنا پڑا۔ اس لئے چھپوائی میں نقص رہ گئے۔ تاہم خدا کا شکر ہے کہ وہ طیار ہوکر شایع ہوگیا۔ خریداروں کی خدمت میں جا رہا ہے۔

تیسواں پارہ بھی چھپنا شروع ہوگیا ہے اور نصف کے قریب پریس میں جاچکا ہے + ایڈیٹر

اُس تحریک کو سُست نہ ہونے دو

پچھلے دنوں جو تحریک کسی گریجوئیٹ کو ولایت بھیجے جانے کے متعلق کی گئی تھی۔ اس لئے اس ہفتہ صرف ایک بھائی کا خط آیا ہے کہ وہ اس کے اخراجات سفر کی مد میں پانچ روپیہ اور اخراجات ماہواری کے سلسلہ میں ایک روپیہ دیں گے۔ یہ مخلص بھائی کوئی بڑے دولتمند اور صاحب جاہ ضرور ہیں۔ یعنی حکیم صالح محمد صاحب ساکن سانگلہ۔ اس تحریک میں اس وقت تک بہت سا چندہ لکھا جانا چاہئے تھا۔ مگر نہیں معلوم کیوں سُستی سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ تحریک انشاء اللہ العزیز ایک بابرکت اور مُفید تحریک ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس میں ضرور کامیابی ہو گی۔

مختلف مقامات کی انجمنیں جن کی تعداد ایک سو سے اوپر ہے۔ اور اگر دو روپیہ ماہوار اور پانچ روپیہ یک مشت اس چندہ میں دیں تو بھی یہ مطلوبہ رقم پوری ہو سکتی ہے۔ بہرحال مجھے اس کے متعلق زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس تجویز کی اہمیت پر میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ اب سرپرستان الحکم کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ بابرکت کرنا اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اگر اس تحریک کو بامراد بنانے میں سُستی ہوئی۔ تو سمجھ لیا جاویگا **کہ ولایتی وفد** کا سوال ابھی بہت عرصہ کے بعد جا کر شاید حل ہو سکے۔ سلسلہ حقہ کی اشاعت کے لئے یہ بہترین موقعہ ہے کہ ایک گریجوئیٹ سر دست ولایت میں بھیجا جاوے۔ جو کسی شعبہ میں تعلیم پاوے۔ اور ساتھ ہی سلسلہ کی ایجنسی کا کام دے۔ لوگوں کو ملنے جُلنے سے سلسلہ کے متعلق صحیح علم پھیلایا جا سکتا ہے اور وہاں کام کرنے کے طریقوں سے واقفیت پیدا ہو سکتی ہے۔

غرض بہت سے فوائد مدنظر ہیں۔ پس احباب توجہ کریں اور اس ضرورت کو پورا کریں۔ وہ پھر یاد رکھیں کہ سفر خرچ کے لئے سات سو روپیہ کے قریب اور ماہواری اخراجات کے لئے دو سو روپیہ کے قریب درکار ہیں پس ماہوار اور یک مُشت چندے ہونے چاہئیں۔

حادثات مُنہ پھیلائے ہوئے ہیں

آخری زمانہ کے آثار اور علامات میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب پورا ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود مغفور رحمہ اللہ تعالےٰ نے آنیوالے حادثات اور واقعات کا جو علم منکشف کیا تھا۔ ان واقعات کا ظہور بھی۔ دنیا کے مختلف حصوں میں ہو رہا ہے **خطرناک سیلاب** کی پیشگوئی مختلف مقامات پر پوری ہو چکی ہے۔ اور معلوم نہیں ابھی اسکا دامن کسقدر وسیع ہے۔ جاپان جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں حیرتناک ترقی کر کے دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا تھا۔ ایک خطرناک طوفان کا نشانہ ہوا ہے۔ یہ طوفان سیلاب کے رنگ میں آیا ہے اور اس نے ٹوکیو کو برباد کر دیا ہے۔ ۱۱-۱۲- آدمی مر چکے ہیں یا مفقود الخبر ہیں۔ اور ہزاروں بے خانمان پھر رہے ہیں بھوک کی آفت اور مصیبت مزید برآں ہے۔ کروڑوں روپیہ کا نقصان ہو چکا ہے +

تفصیلی حالات آئندہ لکھے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

اس قسم کے واقعات کیا بتاتے ہیں؟ یہی کہ دنیا کا دَور آخر ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی فوق الفوق ہستی اپنی قہری تجلیوں سے مادہ پرست قوموں کو اپنا چہرہ دکھانا چاہتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں دہریت اور مادہ پرستی کا راج ہو رہا ہے اسباب کے گرویدہ لوگوں نے خدا تعالیٰ کا اقرار کرنا ایک لغو حرکت سمجھ رکھا ہے۔ مگر وقت آ رہا ہے کہ مشرقی اور مغربی قوموں کو نیازمندی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا پڑیگا۔ کیونکہ واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ انکے اپنے مجوزہ اسباب انہیں ان حادثات سے نہیں بچا سکتے۔ جو اپنا مُنہ پھیلائے ہوئے قہری تجلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ آمین۔

یہ نشانات آیات ہیں جو خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندے کی سچائی کے گواہ ہیں۔ مبارک وہ جو انسے فائدہ اُٹھائیں۔

لنڈن ٹائمز کی خطرناک غلطی کا اظہار

ولائیت کے مشہور و معروف اخبار لنڈن ٹائمز کے کارخانہ سے پچیس ۲۵ جلدوں کی ایک تاریخ شایع کی ہے اسے شایع ہوئے تین سال ہو چکے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں نے اُسے پڑھا ہوگا۔ جن میں مسلمانوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں۔ مگر نہایت ہی افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے متعلق جو غلط فہمی اس کتاب کے ذریعہ پھیلائی گئی ہے اس کے دور کرنے کی طرف کسی کو توجہ نہیں ہوئی اور کسی غیور مسلمان کو حوصلہ نہ ہوا کہ وہ اسکی بیہودگی سے پبلک کو آگاہ کرتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی مذہبی حس اور حرارت کیسی سرد ہو رہی ہے۔ یا وہ کم از کم اپنے مذہب سے کسقدر ناواقف ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ پڑھنے والوں نے محض اس وجہ سے کہ **لنڈن ٹائمز** کا دفتر ایسی زبردست کتاب شایع کرتا ہے۔ خیال بھی نہیں کیا ہوگا۔ کہ اس نے فی الواقعہ کوئی غلطی بھی کی ہے۔ بہرحال حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد نے اس کتاب کو پڑھا تو آپ نے اس کی پردہ دری کے لئے قلم اُٹھایا اور اپنے رسالہ میں **تعصب کے پردہ کے عنوان** سے ایک مضمون شایع کیا ہے یہ مضمون جس قابلیت سے لکھا گیا ہے۔ وہ حضرت صاحبزادہ ہی کا حق ہے۔

اس مضمون کی عام اشاعت کی ضرورت ہے اور مسلمان اخبار نویسوں کا فرض ہے کہ وہ اس کو اپنے اخبارات میں شایع کریں اور انگریزی اخبارات اسے ترجمہ کر کے چھاپ دیں۔ اس قسم کے مضامین کی عام اشاعت کی ضرورت ہے میرا خیال ہے کہ کوئی مسلمان اخبار ایسا نہ ہوگا۔ جو اسے اپنے جریدہ میں شایع نہ کریگا اور اگر انہوں نے **خاموشی** اختیار کی تو نہایت افسوس کے ساتھ مذہبی **بیغیرتی** کا داغ اُن کے ماتھے پر لگیگا۔ ایڈیٹر۔ (صفحہ ۸ شروع سے مطالعہ فرماویں)

تعصب کا پردہ

(پچھلا کالم صفحہ ۳ مزدوج ملاحظہ فرمائیں)

افراط تفریط کے نتائج ہمیشہ برے ہوتے ہیں۔ ہر ایک بات موقعہ پر ہی اچھی لگتی ہے۔ نمک و مرچ تک جن کے بغیر ہم باشندگان ہند کھانا ہی نہیں کہا سکتے اگر حد سے بڑہیں تو طعام کا لطف ہی جاتا رہتا ہے۔ ہڈی جو انسان کا اپنا حصہ ہے اگر زیادہ ہو جائے تو ڈاکٹر کو کچھہ روپیہ دیکر نکلوا دیجاتی ہے۔ بات اگر بڑہ جائے تو اس کے نتیجے سب جانتے ہی ہیں۔ زبان و قلم سے انسان دنیا میں عزت بھی دیکھتا ہے۔ مگر یہی اس کے سولی پر چڑہانے کے باعث بھی ہو جاتے ہیں۔ یورپین مورخین نے حاطب اللیل کی طرح مختلف نشانات سے جو تاریخی واقعات اخذ کرنے شروع کئے تو اس میں ایسی ایسی ٹھوکریں بھی کہائی ہیں جو کسی طرح نظر انداز نہیں کی جاسکتیں۔ پچھلے دنوں میں جو ایک خطرناک غلطی کی گئی ہے۔ وہ صرف جہالت کی وجہ سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے پردہ میں تعصب بھی جہلک مارتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

لنڈن کا اخبار ٹائمز ایسا مشہور ہے کہ اکثر اخبار خواں اس کے نام سے واقف ہوں گے۔ اس نے سنہ ۱۹۰۸ء میں ایک تاریخ پچیس جلدوں میں چھاپ کر شایع کی ہے۔ جسے اس وقت کے مشہور یورپین مؤرخین نے لکھا ہے۔ اور کل پچھلی مستند کتب سے اس کے لئے ذخیرہ مہیا کیا گیا ہے اور بڑے بڑے علماء کے ماتحت اس کی اشاعت ہوئی ہے اور چونکہ کل دنیا کی تاریخ ہے۔ اس لئے سو ڈیڑھ سو صفحہ اسلام کے حالات کے لئے بھی وقف کیا گیا ہے۔ مگر میں نے جہانتک اسے دیکھا ہے کوئی موقعہ خالی نہیں جانے دیا گیا۔ کہ جہاں نیش زنی نہ کی گئی ہو۔ سیدھی باتوں کو ٹیڑہا کر کے دکہایا گیا ہے۔ مگر یہ سب الزام تو اتنا کہنے سے حل ہو سکتا ہے۔ کہ ہمنے اپنی تحقیقات میں یہی واقعات صحیح پائے ہیں مگر چند باتیں ایسی ہیں کہ میں نہیں سمجھہ سکتا۔ کہ ان کے متعلق کوئی معقول جواب پیش کیا جاسکے۔

قرآن شریف کوئی ایسی کتاب نہیں کہ جو ویدوں کیطرح تاریکی میں پڑی ہوئی ہو۔ جس کے جاننے والے دنیا کے ہر ملک میں نہ مل سکتے ہو۔ اور جس کا پڑہنا اور پڑہوانا مشکلات سے ہو۔ نہ یہ بائبل کیطرح مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر اپنی اصل سے دور جا پڑی ہے۔ کہ جس کے لئے یونان اور روم کے قدیم کتب خانوں کی تلاش کرنی پڑے نہ زردشتیوں اور بدہوں کی کتب کی طرح سکندر رومی اور تنسکر اچارج کی دست برد میں آچکی ہے۔ ہزاروں نہیں لاکھوں حافظ ہر زمانہ اور ہر ملک میں موجود رہتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے اس ظلمت کے زمانہ میں بھی موجود ہیں۔ لاکھوں نہیں کروڑوں کاپیاں اسکی شایع ہو چکی ہیں۔ اور دنیا کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔ ایشیا اور افریقہ ہی نہیں خود سینٹ پیٹرزبرگ اور پیرس کے چھپے ہوئے قرآن مجید ملسکتے ہیں۔ اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک دیکھہ جاؤ اور ہر زمانہ کے نسخوں کا آپس میں مقابلہ کرو تو ان میں ایک لفظ کا فرق نہیں پایا جائیگا۔ پھر ایسی مشہور اور معروف اور سہولت سے دستیاب ہونیوالی کتاب کا حوالہ اگر کوئی غلط دے تو سوائے اس کے کہ اس کے ایسے فعل کو تعصب کیطرف منسوب کیا جائے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے آٹھویں والیوم میں صفحہ ۳۷۶ پر اسلام کے متعلق مضمون لکھنے والا (اس کا نام نہیں معلوم ہو سکا) ایک عربی عبارت نقل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قرآن شریف کے ایک پرانے نسخہ سے نقل کی گئی ہے۔ اور عبارت یہ ہے۔

ولن یفوت الغنی منه یداً ترب ان الحیا
وجز منتقلاً لو خف ط طف موکلا بمنقول ۔

اس کی دوسری لائن تو اچھی طرح پڑہی نہیں جاتی مگر پہلی سطر قصیدہ بردہ کے ایک شعر کا ایک حصہ ہے جو کہ علامہ بوصیری نے رسول اللہ صلعم کی تعریف میں آپ کی وفات کے کئی سو سال بعد کہا ہے اور وہ پورا شعر[1] یہ ہے۔

ولن یفوت الغنی منه یداً ترب
ان الحیا تنبت الازهار فی الاکم

جو اس شعر کا نشان شدہ حصہ ہے۔ جو یہ عالم مؤرخ بحر یکجہ اور زیادتی کے قرآن شریف کے نمونہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اور لطیفہ یہ ہے۔ کہ عبارت جو نقل کی گئی ہے وہ بھی پوری نہیں۔ ایک حصہ تو علامہ بوصیری کے شعر کا لے لیا ہے اور ایک حصہ کسی اور کتاب کا اور دو ٹکڑے اس خوبی سے ملائے ہیں کہ ان کے معنے بھی کچھہ نہیں بن سکتے۔ کیونکہ پہلی سطر میں جو انّ الحیا۔ آیا ہے۔ اسکے معنے ہیں "تحقیق بارش" اور آگے اس کی خبر نہیں آئی۔ کہ بارش کو کیا ہو گیا۔ یا وہ کیا کرتی ہے کہ جس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اوّل تو یہ کہ راقم مضمون اول درجہ کے متعصب ہیں کہ ان کو اتنا خیال نہیں آیا کہ ایک عظیم الشان مذہب کے متعلق کچھہ لکہنے لگا ہوں۔ کچھہ تحقیقات ہی کر لوں اور قرآن شریف کے کسی نسخہ سے یہ عبارت ملا تو لوں کہ واقعی یہ اس میں ہے بھی کہ نہیں۔ کیونکہ کسی مذہب کے متعلق صحیح حوالجات دینے میں بھی چند دقتیں ہو سکتی ہیں۔ کہ

ایک۔ تو وہ مذہب ایسا گمنام اور غیر معروف ہو کہ اس کے پیرووں کا ملنا یا ان کی کتابوں کی صحیح کیفیت کا دریافت کرنا ایک مشکل بلکہ ناممکن امر ہو جائے۔ مگر اسلام اس مد میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو شروع سے لیکر آج تک کے اپنے مخالفوں کی نظروں میں کھٹکتا رہا ہے اور اگر کسی مذہب سے اس بات کا خوف کیا گیا ہے کہ اس کی تعلیم پھیلی تو یہ اپنی سادگی اور سچائی کی وجہ سے کل مذاہب عالم کو نیست کر دیگا۔ تو وہ یہی ایک مذہب ہے۔ کہ جسکی وجہ سے تمام مذاہب کا وار ہمیشہ اسپر چلتا رہا ہے۔ اور تیرہ سو برس سے آجکل یہ کل فرقہائے باطلہ کا ہدف بنا رہا ہے۔ مگر باوجود اس کے کوئی ملک نہیں کہ جس میں مسلمان نہ پائے جاتے ہوں۔ اور خصوصاً ان ولو

[1] معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے ایڈیٹر کو کہیں سے یہ قصیدہ ہاتھ آگیا ہے اور آپ بوجہ نہ سمجھنے کے [illegible]

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جبتک وہ قوم اپنی حالت تبدیل نہ کرے

الحکم

سنہ ۱۹۱۰ء

جلد ۱۴

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی عرفانی (تراب) احمدی

(قادیان دار الامان)

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی بھیجائیگی

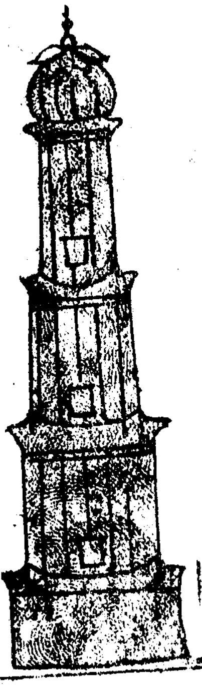
عوام سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صہ

خواص سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

ہندوستان سے باہر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے صرف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ آنے

چہ گویم یا تو گر آئی چہا در قادیاں بینی



بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

قادیان دار الامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینے کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸ تاریخ کو شایع ہوتا ہے

انوار احمدی پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی (تراب) مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپ کر شایع ہوا۔

عمدہ یونانی اور ویدک ادویات

[illegible]ستانی دواخانہ دہلی کی کافی شہرت ہو چکی ہے۔ اور اس نے قلیل عرصہ میں معتد بہ اعتبار اور وقار حاصل کر لیا ہے۔ نہ صرف عوام بلکہ خواص یہانتک کہ طبیب اسی دواخانہ کی ادویات کو [illegible]

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے

جو ادویات اس دواخانہ میں بنتی ہیں وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں صدہا سال سے انکی خوبیوں کے اظہار کا سلسلہ جاری ہے آج بھی وہ ہر ایک آزمائش پر وہ اپنا اصلی اثر دکھاتی ہیں

ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں اصلی اور پورے اجزا سے

[illegible] سازی کا اس میں پورا اہتمام ہے۔ اصلی اجزا خواہ قیمتی ہوں خواہ سستے پورے ڈالنے پر بھی قیمتیں واجبی لیجاتی ہیں کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اسکی آمدنی طبیہ و شفاخانہ دہلی کو دیجاتی ہے۔

[illegible] دواخانہ میں تمام امراض کی ایک سے ایک اعلے اور مفید دوائیں بنتی ہیں جنکی تعداد پانچسو تک پہنچتی ہے۔

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں

[illegible] انہوں نے اپنی اور اپنے زندہ جاوید بزرگوں کی بعض خاص خاص مجرب دوائیں لوجہ اللہ اس دواخانہ کو دی ہیں۔

نوٹ ۔ جن پراثر اور مفید تر ادویات کے سبب اس دواخانہ کو شہرت خاص حاصل ہوئی ہے۔ وہ صرف اسی دواخانہ سے ملسکتی ہیں کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں [illegible]ست ادویات مفت!

خط کا پتہ! بالکل یہی الفاظ لکھئے:۔ **منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی** تار کا پتہ:۔ **میڈی سنز**

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

[illegible] کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے ایک مفید ایجاد ہے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک [illegible]

[illegible] کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں [illegible]

[illegible] روح حیات کا مجسم اشتہار بنگیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۳۰ روپے تصدیق کرتے ہیں [illegible]

[illegible] کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی۔ [illegible] حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات [illegible]

[illegible] بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر [illegible] خون صالح پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو [illegible] بجلی کی آگ سے [illegible] کرکے ہر انسان کو [illegible]

[illegible] تندرست بنا دیتا ہے۔ کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی [illegible] ہندوستان اور انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین [illegible] ڈاکٹروں میڈیکل [illegible]

[illegible] کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال [illegible] روپے روح حیات کی تین دن کی بکری ہے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات [illegible]

[illegible] ثانی دوا نہیں ہے بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے [illegible]

روح حیات تریاق کامل تیر بہدف دوائی ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے [illegible]

[illegible] دیگر امراض جو کثرت خواہشات اور [illegible] روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی۔ ضعف باہ، ضعف مثانہ [illegible] رقت ضعف اعصاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کارخانہ ہارمونیم باجہ

طالبے ہوشنما پائدار اعلیٰ پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کیا جاوے قیمت نہایت ہی ارزان

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

چراغ ہارمونیم	۱۲/
رہبر ہارمونیم	۱۲/
ہارمونیم اوستاد	۸/
کلید ہارمونیم	۴/
ہارمونیم گرپن ہر دو حصہ	۸/
ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ	فی حصہ عصر
ہارمونیم سیکھنے کی کتاب	۸/
طبلہ سیکھنے کی کتاب	۸/
ستار سیکھنے کی کتاب	۵/

ملنے کا پتہ

مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

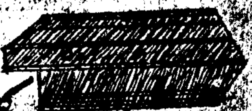
ڈبل سر فولڈنگ ہارمونیم باجہ



خواہ کرسی پر بیٹھ کر بجائیے خواہ فرش پر بیٹھ کر ہاتھ سے قیمت درجہ اول ... درجہ دوم ...

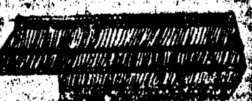
نوٹ۔ ہمراہ فرمائش ہر ایک ... آنے چاہئیں نیز ... کا نام لکھنا ضروری ہے

سنگل سر دستی ہارمونیم باجہ ۳ اسٹاپ



جو شائقین باجہ سیکھنا چاہیں انکو یہی سیکھنا چاہئیے اسمیں صرف ایک سٹ ہوتا ہے قیمت درجہ اول ... درجہ دوم ...

ڈبل سر دستی ہارمونیم باجہ ۴ اسٹاپ



اس باجہ میں ... سٹ سرون کے لگے ہوئے ہیں قیمت درجہ اول ... درجہ دوم ...

تمام خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہئیں

محب اطفال دوسرا نام اسکاٹس ایملشن

جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے اسنے ان کے بچوں کو تندرست کیا ہے اور ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے ... اسکو پیتے ہیں ... بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے اس نشان ماہی گیر ایملشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے ... نہیں جاتا



اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ ... لندن

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانے کیلئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ کم از کم ہر مہینے میں ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے۔ متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے۔ اور ترجمہ ایسا معنے خیز ہے۔ کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے۔ حقائق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کیگئی ہے کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس کے ... اٹھائیں ترجمہ اور نوٹ ہیں

تفسیر سورۂ بقرہ

... سیپارہ اول کی تصانیف ... تک پانچ پارے شائع ہو چکے ہیں

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی ... آجکل ... کا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا ہے۔ ... اول ... منگوا کر ... قوائے تناسل کے متعلق ... کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ... معجون ... تیار کی ہے ... چند روزہ ... متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ ... ہر قسم کی شکایت کے لئے انشاء اللہ مفید ... اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر ... سے یہ امراض لاحق ہوتے اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون ... انشاء اللہ وہ اسکو پائیے قیمت ...

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں ... اللہ قوت بصارت بڑھاتا ...

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں اور ... سنون کا کام ہے قیمت فی بکس

المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ ... ضلع ...